سود کے پیسے مسجد میں دینے کا حکم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2574

تاریخ اجراء: 08 رمضان المبارک 1445ھ/19مارچ2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

سود کے پیسے مسجد میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سود لینا اور دینا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور اس سے حاصل ہونے والا مال، مالِ حرام ہوتا ہے اور سودی معاملہ ختم کرکے اس سے توبہ کرنا ضروری ہے اور توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس حرام مال سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو ڈائریکٹ ہی اس مال کو بغیر ثواب کی نیت کے کسی شرعی فقیر یعنی مستحق زکوۃ کو دے دیا جائے یا جس سے وہ مال لیا ہو، اسے واپس کر دیں اور اگر وہ زندہ نہ ہو تو اس کے ورثاء کو دے دیں اور یہی بہتر ہے۔

سود کی رقم کو مسجد یا مدرسہ کی تعمیر وغیرہ میں نہیں لگا سکتے۔ ہاں اگر شرعی فقیر اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد اپنی خوشی سے اسے مسجد یا مدرسہ میں لگانا چاہے، تو اس میں حرج نہیں۔

سودی رقم کے متعلق حکم شرع کی وضاحت کرتے ہوئے امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

"یہی حکم سُود و غیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداء تصدق کر دے۔۔۔۔ ہاں جس سے لیا انہیں یا ان کے ورثہ کو دینا یہاں بھی اولٰی ہے کما نص علیہ فی الغنیۃ والخیریۃ والھندیۃ وغیرھا (جیسا کہ غنیہ، خیریہ اور ہندیہ وغیرہ میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔)" (فتاوی رضویہ، ج23، ص541،542، رضا فاونڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ایک سوال میں سود کا پیسہ صدقات و خیرات بالخصوص تعمیر مسجد میں لگانے کے متعلق سوال ہوا تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "سود حرام قطعی ہے اور اس کی آمدنی

حرام قطعی اور خبیث محض ہے۔۔۔زر حرام والے کو یہ حکم ہوتا ہے کہ جس سے لیا اسے واپس دے وہ نہ رہا اس کے وارثوں کو دے پتہ نہ چلے تو فقراء پر تصدق کرے یہ تصدق بطور تبرع واحسان وخیرات نہیں بلکہ اس لئے کہ مال خبیث میں اسے تصرف حرام ہے اور اس کا پتہ نہیں جسے واپس دیا جاتا لہٰذا دفع خبث وتکمیل توبہ کے لئے فقراء کو دینا ضرور ہوا اس غرض کے لئے جو مال دفع کیا جائے وہ مساجد وغیرہ امور خیر میں صرف کہ خبیث ہے اور یہ مواضع خبیث کا مصرف نہیں، ہاں فقیر اگر لے کر بعد قبول وقبضہ اپنی طرف سے مسجد میں دے دے تو مضائقہ نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج17، ص352، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net